150024 ـ کیا اولاد والدین اور ان کی ملازمہ کے اخراجات ادا کرنے کے پابند ہیں ؟

سوال

میری والدہ پانچ سو ریال ماہانہ دینے کا پابند کرتی ہے، ہم پانچ بہن بھائی ہیں، اور الحمد للہ صحت و عافیت سے ہیں، لیکن بعض اوقات ہمیں ان پیسوں کی خود ضرورت ہوتی ہے، لیکن والدین کی رضا کے لیے اپنے بیوی بچوں کو چھوڑ کر انہیں دینا پڑتے ہیں.
میرے والد صاحب بھی زندہ ہیں، ان کی جائداد بھی ہے اور کرائے بھی آتے ہیں اور انہیں ماہانہ (3500) ریال تنخواہ بھی ملتی ہے، اور اس کے علاوہ کئی کام کرتے ہیں.
میری والدہ کہتی ہے کہ ہمارے لیے ان کی ملازمہ اور گھریلو اخراجات اور والد صاحب کا خرچ دینا لازم ہے، سوال یہ ہے کہ کیا واقعی یہ سارے اخراجات ہم پر لازم ہیں ؟
یہ بتایا جائے اس میں واجب کیا ہے، والد صاحب کہتے ہیں کہ اسے ہماری تنخواہ کا ایك تہائی حصہ لینے کا حق حاصل ہے، اور وہ ہمیں مجبور کرنے کے لیے معاملہ عدالت میں لے جا سکتا ہے، برائے مہربانی جناب مولانا صاحب ہمیں یہ بتایا جائے کہ ہمارے حقوق کیا ہیں، اور ہمارے ذمہ والدین کے حقوق کیا ہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اگر والد مالدار اور غنی ہو، اور والدہ کو آپ کے والد کی جانب سے کافی خرچ ملتا ہو تو پھر اولاد کے لیے اپنے والدین پر خرچ کرنا واجب نہیں، بلکہ اولاد کے لیے اپنے والدین پر اس صورت میں خرچ کرنا واجب ہوتا ہے جب ماں باپ فقیر و تنگ دست ہوں، اور اولاد مالدار و غنی ہو.

ابن منذر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اہل علم اس پر متفق ہیں کہ وہ والدین جن کی کمائی کو کوئی ذریعہ نہ ہو اور وہ تنگ دست ہوں تو پھر اولاد کے مال میں والدین کا خرچ واجب ہوگا " انتہی

دیکھیں: المغنی (8 / 169).

اولاد پر والدین کی ملازمہ کی اجرت دینا واجب نہیں؛ لیکن اگر والدین خادمہ کے محتاج ہوں، اور ان کے پاس خادمہ

کو تنخواہ دینے کے لیے مال نہ ہو تو بیٹا دے گا "

دوم:

باپ اپنے بیٹے کا مال تین شروط کے ساتھ لے سکتا ہے:

پہلی شرط:

والد کو مال کی ضرورت ہو.

دوسری شرط:

بیٹے کو کوئی نقصان اور ضرر نہ حاصل ہو.

تیسری شرط:

باپ ایک بیٹے سے لے کر کسی دوسرے بیٹے کو نہ دے.

اس کی دلیل مسند احمد اور ابن ماجہ کی درج ذیل حدیث ہے:

عمرو بن شعیب اپنے باپ اور دادا سے بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کرنے لگا:

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرا مال بھی اور میری اولاد بھی، اور میرا باپ میرا مال حاصل کرنا چاہتا ہے.

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم اور تیرا مال تیرے والد کا ہے، یقینا تمہاری اولاد تمہاری سب سے اچھے کمائی ہے، تو تم اپنی اولاد کی کمائی سے کھاؤ "

مسند احمد حدیث نمبر (6678) سنن ابو داود حدیث نمبر (3530) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2292).

اس حدیث کے کئی ایک طرق اور شاہد پائے جاتے ہیں جن کی وجہ سے یہ صحیح بن جا تی ہے.

دیکھیں: فتح الباری (5 / 211) نصب الرایۃ (3 / 337).

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایك شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر عرض کرنے لگا:

میرا مال بھی ہے، اور میرا بیٹا بھی، اور میرا باپ میرا سارا مال لینا چاہتا ہے.

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم اور تمہارا مال تمہارے والد کا ہے "

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2291) صحیح ابن حبان (2 / 142) مسند احمد (6902) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابن ماجہ میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" یقینا تمہاری اولاد تمہارے لیے اللہ کی جانب سے ہبہ اور عطیہ ہے، وہ جسے چاہے لڑکیاں ہبہ کرے، اور جسے چاہے لڑکے ہبہ کرے، تو وہ اور ان کے مال جب تم ضرورتمند ہو تو تمہارے لیے ہیں "

مستدرك الحاکم (2 / 284) سنن بیہقی (7 / 480) علامہ البانی رحمہ اللہ نے السلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ حدیث نمبر (2564) میں اسے صحیح کہا ہے.

مزید تفصیل اور معلومات کے لیے آپ سوال نمبر (194298) اور (9594) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

کیا والد کی طرح ضرورت پڑنے پر ماں کو بھی مال لینے کا حق حاصل ہے ؟

اس میں فقھاء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے، ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" باپ کے علاوہ کسی اور کو بغیر اجازت مال لینے کا حق حاصل نہیں؛ کیونکہ حدیث میں صرف باپ کے بارہ میں ہی کہا گیا ہے کہ:

" تم اور تمہارا مال تمہارے باپ کا ہے "

اس لیے یہاں باپ کے علاوہ کسی اور کو باپ پر قیاس کرنا صحیح نہیں؛ اور اس لیے بھی کہ بچپن میں باپ کو بچے اور اس کے مال پر ولایت و پوری شفقت یقینی حق حاصل ہے، اس کا وارث ہونا کسی بھی صورت میں ساقط نہیں ہوتا، اور ماں نہیں لےگی کیونکہ ماں کو بچے پر ولایت حاصل نہیں ہے " انتہی

دیکھیں: المغنی (5 / 397) الانصاف (7 / 155) الغرار البھیۃ (4 / 400).

اور کچھ فقھاء کرام نے ماں کو بھی باپ کی مانند قرار دیا ہے.

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں:

" ماں اور باپ دونوں ہی اپنے بیٹے کا مال اجازت کے بغیر لے سکتے ہیں، لیکن بیٹا اور بیٹی ماں باپ کا مال بغیر اجازت نہیں لے سکتے "

المحلی ابن حزم (6 / 385) ابن حزم نے اسے صحیح کہا ہے.

اور عطاء بن ابی رباح اور امام زہری رحمہ اللہ کا قول بھی ایسا ہی ہے.

دیکھیں: المدونۃ (2 / 264).

اس سے یہ واضح ہوا کہ جب ماں یا باپ کو بیٹے کے مال میں سے کسی چیز کی ضرورت ہو تو ماں باپ کے لیے وہ چیز لینی جائز ہے، لیکن اس میں سابقہ شروط کا خیال کرنا ہوگا.

اور پھر اولاد کو بھی چاہیے کہ وہ والدین کے عظیم حق اور صلہ رحمی کا خیال رکھیں اور ان سے حسن سلوك اور صلہ رحمی کرتے ہوئے انہیں کوئی چیز دینے سے بخل مت کریں بلکہ حتی الوسع انہیں دے کر راضی رکھنے کی کوشش کریں کیونکہ انہیں اس کے بدلے میں اجر عظیم حاصل ہوگا، اور دنیا و آخرت میں رفعت و بلندی اور مقام ملےگا، کیونکہ اولاد کے لیے سب سے زیادہ صلہ رحمی اور عزت و تکریم کا حق والدین کو حاصل ہے، جو مال اور اخراجات والدین کے ضرورت پر خرچ ہوگا اس میں خیر و برکت اور مال کی زیادتی ہی ہوگی.

ہماری دعا ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالی آپ کی نیکی و حسن سلوك اور صلہ رحمی میں معاونت فرمائے، اور آپ کے مال و اولاد میں برکت عطا کرے.

واللہ اعلم